دلگداز

اردو کا مشہور ادبی و تاریخی رسالہ

بہ مربی گری

مولانا مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر

و بہ ہدایت

مولوی محمد صدیق حسن صاحب ایڈیٹر

خاکسار

محمد سراج الحق حکیم منیجر و پرنٹر و پبلشر

نے

دلگداز پریس میں چھاپکر لکھنؤ محلہ کٹرہ بزن بیگ خاں سے شایع کیا

آج

وعدہ ہے مرے اُٹھنے کا قیامت کی ہے تاخیر		اور بات ہے اتنی کہ اُدھر کل ہے اِدھر آج

"جی ہان بس آج ہی! جو کچھ ہونا ہے آج ہی ہو جائے" یہ انسان بڑا جلد باز ہے۔ مثل ہے الانسان خلق عجولا جلدی اُس کے خمیر مین پڑی ہوئی ہے۔ جانتے ہین کہ جلدی کام شیطان کا ہے۔ سنا ہے کہ جو جلدی پا اُٹھا کر گئے وہ گر پڑے انہین شیطان نہین۔ ٹھوکر پر ٹھوکر کھائین۔ گر پڑین۔ ہاتھ منھ ٹوٹ جائے۔ سب گوارا ہے۔ اور یہ نہین گوارا کہ غرض جلد پوری ہو جائے۔ اور آرزو پوری ہونے مین ایک دن کی دیر ہو گئے۔ اور پھر لطف یہ کہ آپ کا بل بھی اوّل درجے کے ہین حصول مقصد کے جو تدابیر ہین اُن کے بجا لانے مین قطعاً ورجے کے کاہل۔ اور مطلب نکالنے مین پرلے سرے کے جلد باز۔ لوگ کہتے ہین کہ جو چیزین ایک دوسرے کی ضد ہین ایک جگہ جمع نہین ہو سکتین۔ مگر ہیکل انسانی ایک ایسے سحر آفرین مداری کا تھیلا ہے۔ کہ انہین یہ اور اس طرح کے صدہا کرشمے دکھا دیتے ہین۔

دلربا وون کا وعدۂ فردا مشہور ہے۔ اور یہ بھی سب جانتے ہین کہ آج تک اُن وعدون کا کسی نے اعتبار نہین کیا۔ مگر یہ بے اعتباری کیون؟ ہزارون نازآفرینون نے سچے وعدے بھی کیے۔ بہتون نے اپنے وعدے پورے کیے۔ اور منتظر آنکھون کو ٹھیک وقت موعودہ پر اپنی چاندسی صورت دکھا دی۔ مگر باوجود اس کے پری جمالون کا وعدہ ہمیشہ وعدۂ قیامت خیال کیا گیا۔ اور مغرور دشمون

کی کل فردائے حشر ہی کبھی آئی - اصلی وجہ یہ ہے کہ انسان وعدے ہی کا متحمل نہیں ہو سکتا - وہ چاہتا ہے کہ کل نہیں آج ہی - آرزوے دل بر آنے والی ہے تو آج ہی بر آئے - کل بر آئی تو کیا -

طالب علم بالطبع تعلیم سے متنفر ہیں - اور پڑھنے سے بھاگتے ہیں - نہ جور استاد گوارا ہو سکتا ہے - نہ سبق یاد کرنے اور رٹنے کی محنت برداشت کی جاتی ہے صرف اس لیے کہ تعلیم آیندہ کامیابیوں اور ترقیوں کا ایک وعدہ اور وہی معشوقہ تازہ آفرین کی کل ہے - آج لکھ پڑھ لو کل ہر جگہ قدر کی جائے گی - اور زمانہ اپنی آنکھوں پر بٹھالے گا" مگر کم بخت دل اس وعدے پر قناعت نہیں کرتا - بار بار اصرار ہے کہ چھوڑو بھی اس محنت و جانکاہی کو - لوگوں سے درخواست کرو کہ آج ہی قدر کرنے لگیں - اور زمانے سے کہو کہ آج ہی آنکھوں پر بٹھالے -

مذہب نے جن عبادتوں جس زہد و تقوی - اور جس قسم کے اخلاق و عادات کی ہدایت کی ہے جانتے ہیں کہ اُن پر کاربند ہونے میں دین کا بھی نفع ہے - اور دنیا کا بھی - مگر کم بخت جی ایک وحشی جانور کی طرح رسیاں تڑا رہا ہے - بھاگتا ہے اور کہتا ہے کیسے مُلّا؟ اور کہاں کے واعظ؟ عذاب الٰہی اگر مرنے کے بعد ہونے والا ہے تو ہو - باغ جنت ہر قسم کی لذتوں کا معدن ہے تو ہوا کرے - اور حوروں کی جبین تابان چاند سے زیادہ چمکتی ہے تو چمکا کرے - ہمیں تو یہ سب لذتیں آج ہی ملنی چاہییں - کل ملیں تو کیا؟ جنت میں اگر مزہ ہے تو ہمیں کل لطف نہیں آنے کا - اور حوروں کی ہمکناری اگر کل ہونے والی ہے تو ہم نہیں چاہتے - خلاصہ یہ کہ مذہب کے یہ سچے وعدے بھی اگر کسی اور دن پر اُٹھا رکھے گئے ہیں تو ہم اُن سے بھی دست بردار ہونے کو موجود ہیں -

دنیا کی تاریخ بتا رہی ہے کہ قوموں کا عروج اور ان کا بننا ایک دن میں نہیں ہوتا - بنتے بنتے بنتی ہیں اور صدیوں کی محنت و مشقت کے بعد بنتی ہیں - مگر اس جمہوری و مجموعی ترقی میں بھی چونکہ کسی قدر وعدے کی شان نظر آتی ہے اور کل کا وعدہ کیا گیا ہے لہذا اس میں بھی صبر نہیں ہو سکتا - محنت کرنے والے اگرچہ جبر و مشقت کر رہے ہیں مگر اکتائے جاتے ہیں - اور بے صبری کا تقاضا ہے -

کہ اگر آج ترقی نہین حاصل ہوئی - اور ترقی یافتہ قومون کی سی برکتین نہین ہاتھ آئین تو اُسے جفاکشی و محنت سے سبکدوش ہوجانا چاہیے - اِس کیفیت کا نمونہ ہندستان سے زیادہ کس ملک کی حالت ہوسکتی ہے ؟ ابناے وطن نے ذرا ذرا آنکھ کھولی ہے - اور دوسرون کا آگے بڑھ جانا دیکھا ہے - اور اپنی پس ماندگی نظر آئی ہے لیکن اُس ناتوان بچے کی طرح جسکے پاؤن مین ابھی طاقت نہین اور چاہتا ہے کہ اُس کھلونے کو دوڑ کے اُٹھا لے شکستہ بازو کی طرح اُڑنے کی کوشش کرتے ہین اور بجاے حصول مقصد کے اپنے گر گر کے چوٹ کھاتے ہین -

انسان کی اصلی تعلیم یہ ہے کہ اُس کے اِس عجلت اور جلد بازی کے جوش مین اعتدال پیدا کیا جاے - یہی تعلیم مذہب دے رہا ہے کہ "من طلب وجد" مگر مسلمان کاہلی کے ہجوم نے تقدیر کے مسئلہ کو سعی و کوشش سے وابستہ کرکے نیا اور عجیب دھوکا دے رکھا ہے - جس کی وجہ سے واعظین دین بجاے اِس کے کہ ترقی و اولوالعزمی کا سبق دین - کاہلی و پست ہمتی کے موئد ہوگئے ہین -

حالانکہ ساری کائنات اور دنیا کا ہر ہر ذرہ زبان حال سے پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ جلد بازی اور پیش قدمی کرو - مگر سعی و کوشش مین - نہ یہ کہ بغیر محنت کیے اور بے اِس کے کہ ذرایع و تدابیر کا دامن پکڑو شاہد آرزو کے زبردستی پکڑلانے اور آغوش شوق مین کھینچ لینے کی کوشش کرو -

---

ہم تم

اہل ذوق صوفی صافی کہتے ہین کہ "وہ" اور "صرف وہ" اور ہم کہتے ہین کہ "ہم تم" اور فقط ہم تم - بس جو کچھ ہین ہم ہی تم ہین - اور باقی کچھ نہین - تم ناز آفرینی کے لیے ہو اور ہم ناز برداری کے لیے - تم ہمارا دل بہلانے کے لیے ہو اور ہم عالم ہستی پر تمھاری جلوہ گری کو پسند کرنے کے لیے - تم گل خوش رنگ ہو اور ہم اُس سے لطف اُٹھانے والے - تم صحن گلشن کے طائر خوش الحان ہو - اور ہم اُس کا نغمۂ دلکش سننے والے تم آفتاب جہان تاب ہو - اور ہم ستارہ پرست - تم بُت ہو - اور ہم برہمن

اِدھر جاتے ہیں اُدھر چکر لگاتے ہیں - غرض سب کچھ کہہ گئے مگر یہ نہ بتایا کہ "یہ کیون پھرتے ہین ؟ کہان جاتے ہین - اور اِن کی اِس دوڑ دھوپ کی اصلی غرض کیا ہے ؟" اگر وہ نہین بتاتے تو لو ہم سے سنو - یہ سب تمھاری تلاش اور تمھارے شوق مین سرگردان ہین - تمھاری دھن مین لگے ہوئے ہین اور گو ہم نہین سنتے مگر اپنی زبان حال سے قدم قدم پر پکارتے جاتے ہین "تم" "تم"-

تمھارے نازِ معشوقانہ اور تمھاری کرشمہ سازیان عجب تماشا دکھا رہی ہین کہ سب کو اپنی طرف کھینچتے ہو - اپنے پاس بلاتے ہو - اپنا سرگردان کرتے ہو - اپنی شمعِ جمال کا پروانہ بناتے ہو - مگر اپنے قریب نہین آنے دیتے - شوقِ وصل کی بیتابیون نے عالمِ تکوین مین ہلچل ڈال رکھی ہے - ذرہ ذرے سے ٹکراتا لڑہ کرے سے لڑتا - اور ایک دوسرے کو مٹاتا اور کہا ئے جاتا - مگر تم مست و خوشی کے ساتھ بیٹھے تماشا دیکھتے ہو اور ترس نہین کھاتے -

مگر ہم اِس بے پروائی کی بھی پروا نہین کرتے - جب جوش اتحاد غالب ہوتا ہے - اور ہم تمھارے سوا سب کو بھول جاتے ہین اُس وقت ہماری نظرین سارا عالم کوئے یار - یا تمھاری گلی بن جاتا ہے - اور جوش محبت سے وجد مین آ کے ہم یہ نعرہ مستانہ بلند کرنے لگتے ہین کہ "ہم تم"

عہدِ پیری

انسانی زندگی کا تیسرا دَور - یا مسافرون کی تیسری منزل - یا خمخانۂ عمر کا آخری جام اگرچہ بہ اعتبار دورِ ثانی یعنے عہدِ شباب کے کسیقدر ناگوار نگاہون سے دیکھا جاتا ہے - اور نا تجربہ کار نوجوان اُس کو زندگی کا ایک ناگوار اور بیکار حصّہ سمجھتے ہین بلکہ بعض تو اُس نا قابل لحاظ عمر سے بھی بدتر خیال کرتے ہین جس کو لوگ عرف عام مین طفلی کہتے ہین اور جو درحقیقت ایک بیہوشی اور نافہمی کا زمانہ ہوتا ہے - لیکن تحقیق کی عینک لگا کر دیکھا جائے تو اُسکی وقعت تمامی ایّام زندگی سے بدرجہا بلند ہے - اِس کا ایک بدیہی ثبوت یہی موجود ہے کہ مہذب

نوجوان پیران کہن سال ہی کے نقش قدم پر چل کے اپنی زندگی کے باغ کو زمانہ شناسی کے پودھوں اور تجربہ کاری کے پھولوں سے آراستہ کرتے ۔ اور ضروری و مناسب قطع و برید عمل میں لاتے ہیں ۔ یہ بڑی غلط فہمی ہے کہ بڑھاپے کو "پیری و صد عیب" کا الزام دیا جائے ۔

اِس عام مقولے کے خلاف ہم تو دیکھتے ہیں کہ زندہ دل دوستوں اور نوخیز نوجوانوں کی پُرلطف صحبتوں اور دلچسپ مشغلوں سے ان بوڑھے دیرینہ سال جہان دیدہ سرد و گرم زمانہ چشیدہ بزرگوں کی مقدس صحبتیں ہمارے واسطے بہت کچھ مفید ہیں ۔ رہا ذوق و شوق اور جوش و خروش ۔ تو اُسے بھی ایک زمانہ شناس شاعر نے بوڑھوں ہی میں زیادہ مان لیا ۔ کہتا ہے :۔

ضعیفی میں جوانی سے زیادہ جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ عمر جب خاموش ہوتا ہے

بوڑھا آدمی اگر مرجاتا ہے تو اُس کا اِسقدر افسوس نہیں ہوتا اس سبب سے کہ وہ اپنی زندگی کے اکثر زمانہ کو طے کر چکا تھا اور دنیا میں رہنے کا مزا اٹھا چکا تھا ۔ بخلاف اس کے اگر کوئی جوان آدمی مرجاتا ہے تو جو کچھ اُسکے متعلقین کو رنج اور صدمہ ہوتا ہے اُسکی تشریح کوئی اُن کے دل سے پوچھے جو اُسکی لاش پر کھڑے ماتم کر رہے ہیں ۔ اُن کی گریہ و زاری کا خاص سبب یہ ہے کہ جو زمانہ زندگی کے عمدہ مدارج کا تھا اُس سے یہ محروم رہا ۔ دنیا سے ناشاد و نامراد جانا اور زندگی کے باغ کی بہار نہ دیکھنا اسی کا نام ہے کہ پیری کے مبارک عہد سے فیضیاب نہ ہوا ۔ یہ مانا کہ جوانوں میں ہمت ہوتی ہے مگر بوڑھوں کی سی تدبیر کہاں سے لائیں گے ؟ تجربہ نے بوڑھی آنکھوں پر ایک دُوربین لگا دی ہے جو احوال مستقبل کی ہوبہو تصویر پیش نظر کر دیتی ہے

قرائن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قانون قدرت نے بھی شباب پر شیب کو فضیلت دی ہے ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ اُس وقت خلعت نبوّت سے سرفراز ہوئے ۔ اور وحی نازل ہوئی جب زمانہ شباب رخصت ہو چکا تھا اور شیب کا دَور دَورہ تھا ۔

جوانی کی سیہ کاریاں ۔ صحبتہائے عیش کی شیرازہ بندیاں ۔ شاعرانہ جوش

رندانہ مشربی کے مزے - کسی جفاکار کی شیوہ تغافل کی شکایت - ہجر کی بیتابی اور بیقراریان - وصل کے دلکش مزے - ذوق و شوق کی معجز نمائیان خیالی کرشمہ سازیان - اور سینون کی جھپٹین انسان کو خسر الدنیا والآخرۃ بناتی ہین -

ان سب ناشائستہ اور بیہودہ حرکتون سے بچانے والا صرف ایک عہد پیری ہے انسان ہی پر کچھ موقوف نہین موجودات عالم مین ہر شئی کی جوانی سے پیری اچھی معلوم ہوتی ہے -

اسی پیر فلک کو دیکھیے اگرچہ اسکی جوانی کے دیکھنے والے ناپید ہین اور خدا جانے اُس عہد مین کون لوگ تھے - لیکن قرینہ کہہ رہا ہے - کہ اسکی جوانی کا زمانہ کوئی یادگار عہد نہ تھا - اور اس مین کوئی ایسا تاریخی واقعہ پیش نہین آیا جس کو لوگ یاد رکھتے -

ہان پیری کے کارنامے آب زر سے لکھے جاتے ہین اور اُن سے دنیا سبق حاصل کرتی ہے - بڈھون کی متانت اور پختہ مغزی کا ثبوت شعراے عجم کے کلام سے بہت کچھ ملتا ہے - جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین - شعر -

بکار پختگان رو آر جامی — مکن زین بیشتر در کار خامی
چہ باشد پختگی آزادہ بودن — بخاک نیستی افتادہ بودن
جوانی تیرگی برد از دیارت — منور شد ز پیری روزگارت
برآمد ظلمت کوری و دوری — برآمد نیر الشیب نوری

شعراے فرس مین حضرت مصلح الدین شیخ سعدی علیہ الرحمۃ جس پایہ کے شاعر تھے ظاہر ہے - اُن کے اجلاس کا فیصلہ بوڑھون ہی کو ڈگری دے رہا ہے فرماتے ہین - شعر

مترس از جوانان شمشیر زن — حذر کن ز پیران بسیار فن

جوانی برآمدِ ظلمت و سیاہی ہے پیری "الشیب نوری" ہے - صحبت ناؤ نوشی مین باغ ہو - شب مہ ماہ ہو - ابر ہو - ترشح ہو - معشوق خوبرو ہو - سب لوگ ہون لیکن ایک پیر مغان نہو - تو لطف نہین -
مسجد مین ہزارہا نوجوان نمازی ہون مگر جب تک کوئی بوڑھا پیش نماز

نہ ہو وہ خشوع و خضوع نہیں حاصل ہوتا۔ واعظ اگر جوان ہے تو اُس کی نصیحت اثر نہیں کرتی۔ اور سن رسیدہ اُستاد کی خدمت باعث عظمت تصور کی جاتی ہے۔

سکندر اعظم نے پورے زمین کے بحر و بر کو فتح کر لیا اِس کا یہ سبب نہ تھا کہ اُسکے پاس جوانون کی فوج جرّار تھی بیشمار دولت تھی۔ بلکہ اِن فتوحات کے باعث ارسطاطالیس جیسے چند بوڑھے کوزہ پشت حکما تھے جن کے حسن تدبیر نے اُسے اِس اعلےٰ مرتبہ پر پہونچا دیا۔

قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنے کمال کو پہونچکر اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اُن عالیشان نامکمل عمارتون کو دیکھو جنکی ابھی چھت نہین پٹی ہے۔ دروازے لگانا باقی ہین۔ نہ استرکاری ہوئی۔ اور نہ بیل بوٹے بنائے گئے ہین۔ اِسی طرح انسانی زندگی کی عمارت ہے جب تک اپنے حد کمال یعنے شیخوخیت کے زمانہ کو نہین پہونچ لیتی ناقص رہتی ہے اور اُسے کوئی عزت و حرمت نہین حاصل ہوتی۔

اگلے بڈھون نے جو کار نمایان کیے ہین وہ صفحۂ روزگار سے ہرگز نہین مٹ سکتے۔ حضرت خضر علیہ السّلام باوجود اِس کبیر سنی کے اپنے متعلقہ کامون کو کس سرگرمی سے انجام دیتے اور خدا ئی بھر کی سیر کرتے پھرتے ہین بھلا کوئی اِن مقدس بڈھون کی مثال موجودہ جوانون مین بھی دکھا سکتا ہے۔ پیری ہر دل عزیز ہونے کا منصب اِس سبب سے بھی رکھتی ہے کہ طفلی کے بیوفا ایّام لہو لعب مین گزر جاتے ہین۔ اور جوانی دیوانی مشہور ہے۔ بھلا وہ کب ساتھ دینے والی ہے۔ اِن دنون ہم کبھی ایک تازہ آفرین حسین کے شیدا بنتے ہین۔ اور پھر اُس کے رُخ زیبا پر اپنی ساری مسرتون کو قربان کر دیتے ہین۔ کبھی صحبت وعظ مین شریک ہو کر ناصح کو مضحکون مین اُڑاتے ہین۔ غرضکہ جوانی کے سب کرشمے قابل اعتبار نہین ہین وفاداری جو ایک اعلےٰ جوہر ہے اور اخلاق انسانی کی سب سے بڑی چڑھی صفت ہے جس کے پاس یہ جوہر نہین وہ انسانیت مین بہت ناقص ہے۔ یہ صفت خاص پیری مین پائی جاتی ہے۔ اِسکی وفاداری کا ثبوت یہ کیا کم ہے کہ جب سب ساتھ چھوڑ دیتے ہین اُسوقت یہ آتی ہے۔ اور جنازے کے ساتھ جاتی ہے۔ بڑے

وقت کی اولاد بھی شریک نہین ہوتی ۔ مگر پیری ایسے عالم مین بھی ساتھ نہین چھوڑتی ۔ اور ایسی کو پہلو مین دبا کے ہم کنج لحد مین آرام سے سوتے ہین ۔

سنتے ہین شیخ سعدی نے پیری کے مبارک ایام مین علم و فضل حاصل کر کے ایسا نام پیدا کیا جو آج تک ضرب المثل ہے ۔ دیکھو یہ اگلی ٹوٹی پھوٹی عمارتین یہ پورانی چھتین اگرچہ پیری کے سبب سے اپنے دانت نکل چکی ہین اور بعض کمر خمیدہ ہو گئی ہین اور بعض بوسیدگی کی وجہ سے پیر فانی ہو چکی ہین لیکن اب بھی اچھے اچھے جوان معمار ان عمارتون کو دیکھکر کان پکڑ لیتے ہین کہ انکا مثل و نظیر ہماری دستکاری سے غیر ممکن ہے ۔ یہ اگلے ہی بڈھون کی کرامت ہے کہ ہزار برس کے بعد بھی دنیا مین اپنا نقش ہستی دکھا رہے ہین ۔ شعر

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ　　آثار پدید است صنادید عجم را

جسطرح نبوت شعیب کے زمانہ مین عطا ہوئی اُسی طرح اوّل خلافت کا سہرا ایک بڈھے خرد آزما معاملہ فہم کے سر باندھا گیا حضرت ابوبکر صدیق اگرچہ سن مین بہ نسبت سب صحابہ کے مُسِن تھے مگر دور اندیشی اور تدبیر نے ایک کار آزما اور ممتاز مدبر ثابت کر دیا تھا عراق و عجم روم و شام بصرہ و دمشق مین نمایان فتوحات حاصل کین ۔ جوانون کی عشق عاشقی ناپاک اور مجازی ہوا کرتی ہے اور بوڑھون کا عشق معشوق حقیقی کے ساتھ ہوا کرتا ہے ۔

خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت لکھنوی

ہدف

اپنے آپ کو آماجگاہ حوادث ۔ اور مصائب کے نرغہ مین گرفتار دیکھ کے کچھ ایسی الجھن ہوئی ۔ اور دل وحشت زدہ ایسا گھبرایا کہ گھر چھوڑ کے گلی کوچون مین ٹھوکرین کھانا شروع کین ۔ اور جب آبادی مین بھی دل نہ لگا تو صحرا کی راہ لی ۔ صحرائے لق و دق کی وسعت اگرچہ سبک رو نظر کے لیے کافی تھی مگر بادپیمائے خیال کو وہ بھی تنگ نظر آیا ۔ اور ہر طرف پہاڑون کی حد بندی دیکھ کے خیال نے ادھر اُدھر دوڑ دوڑ کے پہاڑون اور چٹانون سے سر ٹکرانا شروع کیا ۔

ناگہان میدان مین ایک مدوّر چیز نظر آئی - جو اپنے مقام پر ٹھہری ہوئی تھی اور رہروِ خیال کے پاؤن مین بار بار اُس کی ٹھوکر لگتی تھی - اور گویا ایک چشم منتظر تھی کہ اپنے مشتاقون کو سامنے کی فضا مین ڈھونڈھ رہی تھی - اُسکی اشتیاق بھری صورت دیکھ کے دل پر ایک چوٹ سی لگی کہ آہ اِس کا ذوق و شوق دیکھو - اور جن کے دید کی اسے آرزو ہے اُن کی بے پروائی و غفلت شعاری دیکھو - نہ کسی کو خبر ہے - اور نہ کسی کا پتہ ہے - درد بھرے دل مین ہمدردی کا مادّہ زیادہ ہوتا ہے - دل نے کہا اپنی آرزو پوری ہو یا نہ ہو جس طرح بنے اُسے ڈھونڈھ نکالنا چاہیئے جس کا اسے شوق ہے -

ناگہان سامنے ایک مجمع دکھائی دیا - اور عالم خیال مین نظر آیا کہ جیسے اُس منتظر کی چشم شوق مین کچھ تسکین سی پیدا ہو گئی - دل نے کہا کہ جس سراپا ناز کو یہ چشم منتظر ڈھونڈھ رہی تھی ہو نہ ہو اسی گروہ مین ہے - امید پیدا ہوئی کہ اب ناز و نیاز اور دلدہی و دلبری کا اچھا تماشا نظر آئے گا - حسرت نصیبون کے لیے اِس سے اچھی سیر کہان نصیب ہو سکتی ہے کہ معشوق طنّاز جلوہ نمائی و ناز آفرینی مین مشغول ہو اور دیدۂ شوق محو تماشاے یار ہو کے باغ حسن کی گلچینی کر رہا ہو - یہ پُرلطف منظر دیکھنے کے لیے ٹھہر گئے - ہماری نگاہین کبھی اُس دیدۂ شوق پر ہوتین - اور کبھی اُن نو وارد آنے والون پر - گویا کشش عشق اُنھین کھینچ کھینچ کے آگے بڑھا رہی تھی - اور چشم منتظر سے ساعت بہ ساعت مسرت کے آثار نمایان ہو ہو کے صداے "مرحبا" بلند کرتے تھے -

دل حرمان نصیب یہ سیر دیکھتے دیکھتے جوش مین آ کے بولا " اب آج ہی جذب محبت کا امتحان ہو جائے گا - معشوق مین خودداری صحیح مگر دیکھو کس طرح عشق کی ڈوریون مین بندھا ہوا کھنچتا چلا آتا ہے - اور دیکھین کشش عشق اُسے کہان تک کھینچ لاتی ہے " اِس خیال کا آنا تھا کہ وہ سب لوگ ایک حد تک پہنچ کے ٹھہر گئے - ساتھ ہی دل زور سے دھڑکا کہ خدا خیر کرے - اُس منتظر دیدۂ حیران کی محرومی پر افسوس کر رہے تھے کہ آنے والا گروہ ایک صف مین پھیل گیا - اور ہمین جو اُس چشم منتظر کے پاس کھڑے تھے حکم دیا گیا کہ وہان سے ہٹ جاؤ - تمھارا اتنا ظرف نہین کہ اُس خستہ جگر عاشق جفاکش کے برابر کھڑے ہو"

اگرچہ دل نہین چاہتا تھا مگر مجبوراً ہٹنا پڑا - کیونکہ دلی جذبات عام اِس سے کہ دلدہی کے ہون یا دلبری کے خلوت و تنہائی چاہتے ہین - نہ جوش عشق ہی نامحرم اور غیر کا متحمل ہے -

اور نہ جلوہ نمائی و ناز آفرینی ہی اِس کو برداشت کر سکتی ہے - خلاصہ یہ کہ دور جا کھڑے ہوئے لیکن ایسی جگہ جہان سے دونون طرف کے ناز و نیاز بخوبی نظر آ سکتے تھے - کیونکہ ہماری نظر شوق کو اِس سیر کا لپکا تھا کہ دیکھیں حُسن و عشق کے جذبات کیا رنگ دکھاتے ہین - فراق کی کٹھن راتین دیکھی تھین - ہجران نصیبی کا قیامت خیز زمانہ دیکھا تھا - اگر نہین دیکھا تھا تو وصل کا جلوہ - اور حسن و عشق کی یکجائی - اور اُس کا سمان یہان سے اچھا کہان نظر آ سکتا تھا ؟

مگر آہ وصل کی شان ہجر و فراق سے بھی زیادہ اندوہناک نظر آئی - سمجھتے تھے کہ ہمارے بہت آسنے اور صحبت کے اغیار سے خالی ہو جانے کے بعد معشوق دلربا قدم آگے بڑھا کے اور قریب آئے گا - بوس و کنار یہ ہم آغوشی و ہمکناری نہین تو پاس سے کچھ راز و نیاز ہی کی باتین ہون گی - مگر نہین - اِن لوگون نے بیٹھتے ہی اپنے مشتاق دیدۂ نگران پر نظرین جما دین - اور بیرنیدوقین اُٹھا اُٹھا کے نشانہ بازی شروع کی - ہر ایک کو یہی دُھن تھی کہ اِس سراپا شوق کھلی ہوئی آنکھ ہی کو نشانہ بنائے - گولیون پر گولیان پڑ رہی تھین - اور لوگ باہم ایک دوسرے کی قادر اندازی کی داد دے رہے تھے - مگر شوق دید ایسے کہتے ہین کہ صدہا گولیان پڑ گئین - کلیجے مین سینون زخم پڑ گئے - سینہ چھلنی ہو گیا - مگر چشم شوق جس طرح کھلی تھی اُسی طرح کھلی رہی - مجال کیا کہ تیوریون پر بل بھی آیا ہو - گویا اُس مشتاق دید نے اپنا سینہ سپر کر دیا تھا - اور ہر ضرب پر زبان شوق سے یہ شعر نکل جاتا تھا -

تیرے تیر نیمکش کو کوئی میرے دل سے پوچھے   یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

اُدھر سے لگاتار گولیون کی بوچھار تھی - اور ادھر سے گویا صبر و تحمل کی زبان سے نعرۂ ہل من مزید بلند تھا - آخر شوق جفاکشی نے دست ستم کو تھکا دیا - سب لوگ اپنا شوق ستم پورا کر کے چلے گئے - اور مین نے با چشم پُر نم پھر اُسی مشتاق دید - اور اُسی دیدہ نگران کے پاس جا کے اُس کے ذوق ستم کشی کی داد دی - کچھ دیر تو میری طرف دیدۂ حیرت سے نگران رہا - پھر زبان حال سے آنکھون ہی آنکھون مین کہہ دیا کہ مین اِسی لیے ہون - اِسی واسطے آنکھین کھولے اور سینہ سامنے کیے رہتا ہون کہ جن کی دید کا لپکا ہے اُن کا شوق پورا ہو - ذوق عشق کی دنیا مین بیصبرون کا کام نہ ہو - یہان تو جفاکشی کا شوق ہے - معشوق کے تیرون کا دل و جگر مین پیوست ہونا - اور یار کے نشانون کا آنکھون پر لینا اپنا شعار ہے - ستم اُس کے لیے ستم ہے جسے ضبط و تحمل کی طاقت نہ ہو - یہان تو اپنے دوستون کے ہاتھ کی گولی